الحرز الموهوم

وہمی علاج

اور اس کے نقصانات

تالیف

محمد بن سلیمان المفدی

ترجمہ

ذاکر حسین وراثت اللہ

مراجعہ

ابو اسعد قطب محمد الاثری

ناشر

مکتب تعاونی برائے دعوت وارشاد، ربوہ، ریاض، سعودی عرب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله. أما بعد:

بلا شبہ اللہ تعالی ہی کون ومکاں کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے، اور وہی مختار کل ہے، اس میں اپنی مشیئت اور حکمت کے مطابق جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، نیز وہی مسبب الاسباب (سبب پیدا کرنے والا) ہے، اور وہی اپنی بعض مخلوقات کے وجود کو بعض پر ترتیب دینے والا ہے۔

زمانۂ ماضی کے اہل شرک اس بات کا اقرار واعتراف کرتے تھے کہ خلق اور تدبیر (پیدا کرنا اور عالم کو چلانا اور اس کی دیکھ ریکھ کرنا) اللہ ﷻ کی خصوصیت ہے، اور یہ کہ اس جہان میں کامل تصرف کا حق اسی کو حاصل ہے اور وہی مختار کل ہے۔ وہ اپنے معبودان کے بارے میں یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے کہ وہ کون ومکاں کی کسی چیز میں تصرف کرسکتے ہیں، یا کسی کو نفع اور نقصان پہونچاسکتے ہیں، بلکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ سب کچھ صرف اللہ وحدہ لاشریک کی ملکیت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَمَا بِكُم مِّن نِّعۡمَةٖ فَمِنَ ٱللَّهِۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ ٱلضُّرُّ فَإِلَيۡهِ تَجۡـَٔرُونَ﴾ [النحل: 53]

"تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اللہ کی دی ہوئی ہیں، اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آجائے تو اسی کی طرف گڑگڑاتے ہو۔" اور فرمایا:

﴿وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ﴾ [الزمر: 38]

"اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناوہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے۔" اسی لئے اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد ﷺ کو مندرجہ ذیل فرمان میں حکم دیا کہ وہ ان سے (آیت میں مذکور سوالوں کا) جواب مانگیں:

﴿قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِيَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ﴾ [الزمر: 38]

”آپ ان سے پوچھیں کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیں کہ اللہ مجھے کافی ہے، توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔“ چنانچہ آپ ﷺ نے جب ان سے سوال کیا تو انہوں نے خاموشی اختیار کرتے ہوئے کوئی جواب نہیں دیا، اور یہ اسی لئے کہ وہ اپنے معبودوں میں مذکورہ چیزوں کے کر سکنے کی قدرت وطاقت کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے۔

لیکن بعض مسلمان -اللہ انہیں راہ راست دکھائے- شیطان کے دام فریب میں پھنس کر اپنے مستقبل کو پیوند، دھاگے یا جوتے وغیرہ کے ساتھ معلق اور مربوط کر دیتے ہیں، اور یہ گمان کرتے ہوئے کہ ان میں نفع پہنچانے اور نقصان دور کرنے کی قوت وصلاحیت ہے اور پھر اپنے امور اور معاملات کو ان کے حوالے کر دیتے ہیں۔

پس کہاں ہے مذکورہ آیت کے آخری جزو پر عمل اور اس کی بجا آوری؟ کہاں ہے یہ اعتقاد کہ دھاگے، پیوند، کپڑے اور جوتے وغیرہ نہیں بلکہ اللہ تعالی ہی تم کو کافی ہے؟! کہاں ہے اس ذات الہی پر توکل جو توکل کرنے والوں کے لئے کافی ہے؟! جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

﴿وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ﴾ [الطلاق: 3]

”اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔“ سُبْحَانَ ٱللَّهِ! بتاؤ تو سہی! کیا اللہ تعالی کے

کافی ہونے کے بعد بھی تمہارے لئے کوئی چیز رہ جاتی ہے؟! اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ءَآللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ [النمل: 59]

"کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں؟"

بلکہ یہ گھٹیا اور معمولی چیزیں کیا اپنے سے کوئی ضرر اور نقصان دور کرنے پر قادر ہیں؟! اگر تم ان کو پھاڑ پھینکنے یا جلا دینے کا ارادہ کرو تو کیا یہ تم کو اس سے روک سکتی ہیں؟ اگر نہیں، تو اے نادان انسان! وہ کیسے تم سے ضرر اور مصیبت کو ٹال سکتی ہیں؟! اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [يونس: 106]

"اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے، پھر اگر ایسا کیا تو تم اس وقت ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔"

پس اے وہ شخص جسے اللہ تعالی نے عقل و خرد سے نوازا ہے اور رسالات (کی اتباع) کے ذریعہ شرف بخشا ہے! ذرا ٹھنڈی سانس لے کر سوچو تو سہی کہ مذکورہ اشیاء کے درمیان اور ان کے علاوہ دیگر اشیاء کے درمیان کیا فرق ہے؟

کیا ان میں جادوگر نے جادو کا گرہ لگا دیا ہے یا ان میں منتر پڑھ رکھا ہے؟ (اگر یہ اعتقاد ہے تو سنو کہ) بے شک جو شخص کسی نجومی یا جیوتشی کے پاس آئے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جاتی، اور اگر ان کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے اور انہیں سچ مان لے تو اس نے - معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) - اس چیز کا کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا۔

نبی اکرم ﷺ جب کوئی نیا لباس زیب تن فرماتے تو اس نوازش اور نعمت پر اللہ تعالی کی حمد

وثنا کرتے، اور اس سے اس کی بھلائی کا اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتے، اور اس کے شر سے اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتے تھے۔

صبح وشام کے اذکار بلاشبہ -اللہ کے حکم سے- بچاؤ کا حقیقی ذریعہ اور مضبوط قلعہ ہیں۔ اسی طرح جب تم جماعت کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرتے ہو تو شام ہونے تک اللہ کی ذمہ داری اور اس کی حفاظت ورعایت میں آجاتے ہو۔ نیز جب تم اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھتے ہو:

«بِاسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ».

"اللہ کے نام سے، اللہ ہی پر میں نے بھروسہ کیا۔ گناہ سے پھرنا اور نیکی کرنے کی قوت کا میسر آجانا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، یا میں پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں جہالت کا ارتکاب کروں یا میرے ساتھ جاہلانہ معاملہ کیا جائے۔"

تو تم سے کہا جاتا ہے: تمہاری کفایت کی گئی، تو ہدایت دیا گیا اور تو بچا لیا گیا، اور شیطان اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے ہوئے تم سے دور ہو جاتا ہے کہ تمہارا اس آدمی پر کیسے بس چلے گا جس کے لئے اللہ کافی ہو گیا ہو، وہ ہدایت سے نواز گیا ہو اور اسے بچا لیا گیا ہو۔ پس اے میرے بھائی! اس کے بعد تمہیں اور کیا چاہئے؟!

نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا حلقہ (چھلا) دیکھ کر پوچھا: "یہ کیا ہے؟

(اسے کیوں پہنا ہے؟)" اس نے کہا: واہنہ (پورے بازو اور گردن کے مہرہ کی کمزوری کی بیماری دور کرنے) کے لئے ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«انْزِعْهَا ، فَإِنَّهَا لاَ تَزِيدُكَ إِلاَّ وَهْنًا ، فَإِنَّكَ لَوْ مِتَّ وَأَنْتَ تَرَى أَنَّهَا نَافِعَتُكَ مِتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ». [أخرجه الإمام أحمد].

"اسے نکال پھینکو، کیوں کہ اس سے تمہارے اندر وہن اور کمزوری ہی بڑھے گی۔ اور اگر تمہاری موت آ گئی اس حال میں کہ تم یہ گمان کر رہے تھے کہ یہ تمہیں نفع پہنچانے والا ہے تو تمہاری موت غیر فطرت (غیر اسلام) پر ہوگی۔"

بے شک یہ تو اس سے کہیں زیادہ خسارے کا سودا ہے جس سے بھاگ رہا تھا۔ اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کی مندرجہ ذیل بد دعا ہی کافی ہے:

«مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَلاَ أَتَمَّ اللهُ لَهُ ، وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً فَلاَ وَدَعَ اللهُ لَهُ». [أخرجه الإمام أحمد].

"جو شخص (کسی غرض کے حصول کے لئے) تعویذ لٹکائے تو اللہ تعالی اس کے (غرض کو) پورا نہ کرے (اور چینی و بے قراری، خوف وہراس اور رنج و غم اس کا رفیق حیات بن جائے)، اور جو کوڑی یا گھونگا لٹکائے تو اللہ اسے سکون وراحت سے محروم کر دے۔"

ان تعویذوں اور گنڈوں کو لٹکانے والے اپنے اوپر اللہ تعالی کی طرف سے حفظ وامان کا دروازہ بند کر لیتے ہیں، اور اس کی حفاظت ورعایت سے پیوند، دھاگے یا جوتے وغیرہ کی حفاظت کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ». [أخرجه الإمام أحمد والترمذي].

"جو شخص کوئی چیز لٹکائے وہ اس کے سپرد کر دیا جائے گا (یعنی غیبی مدد نہیں رہے گی)۔" مزید بر آں وہ شرک میں بھی واقع ہو جائے گا، جیسا کہ ایک دوسری روایت میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ».

"جس شخص نے تعویذ لٹکائی تو اس نے شرک کیا۔"

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اپنے ہاتھ میں بخار کے سبب ایک دھاگہ پہنا ہوا دیکھا تو اسے کاٹ دیا، اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ﴾ [يوسف: 106]

"ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔"

اور اس کو سرزنش کرتے ہوئے فرمایا:

«لَوْ مِتَّ وَهُوَ عَلَيْكَ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْكَ». [أخرجه ابن أبي حاتم].

"اگر یہ پہنے تیری موت آ گئی تو میں تیری نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔"

اگر انسان اس طرح کا عقیدہ رکھے کہ یہ چیزیں خود نفع یا ضرر پہنچانے کے مالک ہیں، تو یہ عمل شرک اکبر کے زمرہ میں شامل ہو گا، چنانچہ یہ اللہ تعالی کی ربوبیت میں شرک ہو گا، اس لئے کہ اس نے اللہ تعالی کے ساتھ اس کی صفت خلق اور تدبیر (پیدا کرنے اور عالم کو چلانے اور اس کی دیکھ ریکھ کرنے کی خصوصیت میں) ان چیزوں کو شریک ٹھہرایا۔ نیز اس کی الوہیت اور معبودیت میں بھی شرک ہو گا، کیوں کہ اس نے غیر اللہ کو معبود بنالیا، اور اس کے ساتھ اپنے دل کو حصول خیر ومنفعت کی لالچ اور امید سے وابستہ کر دیا۔

اور جب اس کا یہ اعتقاد ہو کہ یہ چیزیں صرف وسائل اور اسباب ہیں تو یہ شرک اصغر

(چھوٹا شرک) ہے، جو کہ کبیرہ گناہوں سے عظیم اور بڑا ہے، کیوں کہ نہ تو یہ شرعی اسباب (شریعت سے ثابت شدہ وسائل اور ذرائع) ہیں، اور نہ ہی ایسے قدری اسباب ہیں کہ دوا وغیرہ کی طرح تجربہ سے ان کا فائدہ ثابت ہوا ہے۔

رسول مکرم ﷺ نے سختی کے ساتھ منع فرماتے ہوئے لوگوں میں یہ پیغام دے کر اپنا قاصد بھیجا کہ وہ اپنے سواریوں کی گردنوں سے قلادے کو کاٹ ڈالیں، آپ ﷺ کے فرمان کے الفاظ یہ تھے:

«لاَ يُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلاَدَةٌ مِنْ وَتَرٍ (أَوْ قِلاَدَةٌ) إِلاَّ قُطِعَتْ». [أخرجه البخاري ومسلم].

"کسی اونٹ کی گردن میں ایک بھی تانت کا گنڈا (قلادہ / ہار) نہ رہنے پائے، سب کاٹ دیئے جائیں۔"

جو شخص کسی بندہ کو اس شرک کے دلدل میں پھنسنے سے بچانے کا ذریعہ بنے وہ اجر عظیم کا مستحق ہے، سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا:

«مَنْ قَطَعَ تَمِيمَةً مِنْ إِنْسَانٍ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ».

"جو شخص کسی انسان سے تعویذ کو کاٹ ڈالے تو وہ ایک غلام آزاد کرنے کے مانند ہے۔" یعنی گویا کہ اس نے ایک غلام آزاد کیا۔

والحمد لله رب العالمين، وصلى الله وسلم وبارك على النبي الأمين.

محمد بن سليمان المفدى ص. ب (33039) الرياض (37611)

msaamofadda@gmail.com - 0505452953